خطبہ صدارت ختم نبوت کانفرنس بادشاہی مسجد لاہور!

منعقدہ: بروز ہفتہ، 21 جمادی الثانی 1439ھ، مطابق: 10 مارچ 2018ء

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم
صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان، امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفیٰ و سلام علیٰ سید الرسل و خاتم الانبیاء امابعد!

حضرات علمائے کرام، مشائخ عظام، خطبائے مکرم، ملک کے دور دراز حصوں سے تشریف لانے والے **مہمانانِ گرامی!**

اللہ رب العزت کی توفیق وعنایت سے ایک بار پھر اس تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس میں ہم سب شریک ہیں، آپ حضرات کی تشریف آوری پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں، دعا ہے کہ اس نیک مقصد کے لیے اٹھنے والے ہر قدم پر آپ کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں سے سرفراز فرمائیں۔ آمین بحرمۃ النبی الکریم!

حضراتِ گرامی!

لاہور پاکستان کا دل ہے اور لاہور کا دل بادشاہی مسجد ہے اور اس دل میں آپ بیٹھے ہیں، ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اپنے دلوں میں ایک ولولہ وعزم رکھتے ہیں، یہ ختم نبوت کے مشن پر کام کرنے والوں کے لیے انعامِ الٰہی ہے، یقین فرمایئے کہ اس مقدس کام کے لیے آپ آئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت آپ کو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے لیے لے کر آئی ہے۔ اس پر ہم سب کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر بجالانا چاہیے۔ امید ہے کہ آپ اس موقع کو غنیمت جان کر سکونِ قلبی اور تحمل وصبر کے ساتھ پورے احترام ووقار سے مقررین کے خیالات کو سنیں گے، ان کو اپنے قلب وجگر میں جگہ دیں گے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے بقیہ زندگی کے ہر سانس کو عقیدۂ ختم نبوت کی پاسبانی ودربانی کے لئے وقف کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین!

حضرات گرامی قدر!

لاہور شہر کی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ایک شان دار گرانمایہ تاریخ ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت منعقد ہونے والی یہ عظیم الشان و تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس اس عہد رفتہ کا ایک تسلسل ہے۔ تصور فرمایئے اور اپنی خوش بختی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے ہمیں نہ صرف اپنے اکابر کی روایات کو زندہ رکھنے کی توفیق سے نوازا بلکہ اس اجتماع میں شرکت سے ہمیں خلافت صدیق اکبرؓ کے عہد میں عقیدۂ ختم نبوت کی سنہری جدوجہد والی کڑی میں پرودیا، آپ اسے حسن اتفاق قرار دیں یا قدرت کی دین کہ آج بائیس جمادی الثانی کی شب ہے جو یوم وفات صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہے۔ فلحمدللہ علیٰ ذالک!

حضرات گرامی قدر!

لاہور سے پچاس ساٹھ میل دور شمالِ مشرق میں مشرقی پنجاب انڈیا کے ایک گاؤں قادیان کا ایک شخص ''ملعون قادیان'' نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں قادیانی فتنہ کی بنیاد رکھی، اُس دن سے لے کر آج تک اسلامیانِ لاہور نے موقع بموقع اس فتنہ کے خلاف تاریخی قائدانہ کردار ادا کیا۔ آج اس کی یاد میں یہ اجتماع آپ حضرات کی تشریف آوری سے تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔

آپ جس شاہی مسجد میں جمع ہیں، اس مسجد میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ۲۵ راگست ۱۹۰۰ء میں ایک اجتماع ہوا تھا جس میں مرزا قادیانی ملعون کا، پیر طریقت حضرت سید مہر علی شاہ گولڑویؒ سے دوبدو مناظرہ طے ہوا۔ پیر مہر علی شاہ صاحبؒ مظاہر علوم سہارنپور کے بانی، شارح بخاری حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوریؒ کے شاگرد تھے۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے پیر مہر علی شاہؒ کو نہ صرف فتنہ انکار ختم نبوت کے مقابلہ کے لیے مہمیز لگائی بلکہ خلافت سے بھی نوازا۔ مرزا قادیانی ملعون نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو پیر صاحبؒ کو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہر علی شاہؒ! مرزا قادیانی الحاد کی قینچی سے میری شریعت و احادیث کو کتر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو؟! اس خواب کے بعد پیر صاحبؒ؛ مرزا قادیانی کے مقابلہ میں شیر یزداں بن گئے، مرزا قادیانی کی مخالفت میں دن رات ایک کر دیا، تب مرزا قادیانی نے آپ کو مناظرہ کے لیے چیلنج دیا، آپ نے قبول کیا، جس دن آپ گولڑہ سے روانہ ہوئے مرزا قادیانی کا ٹیلی گرام ملا کہ آپ کے ساتھ سرحد کے پٹھان آ رہے ہیں اور فتنہ کا اندیشہ ہے، نہ معلوم مرزا قادیانی پٹھانوں سے کیوں اپنے دل میں خوف رکھتا تھا، یہ خوف بذاتِ خود اس کے جھوٹا

ہونے کی دلیل ہے، اس لیے کہ نبی دنیا کے لوگوں کو ڈرانے کے لیے آتا ہے، ان سے ڈرنے کے لیے نہیں آتا، جو دنیا سے ڈرے وہ بزدل تو ہوسکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا نبی نہیں ہوسکتا۔

پیر صاحبؒ نے جواب میں ٹیلی گرام ارسال کیا کہ جو لوگ آپ کے ساتھ آئیں ان کے حفظ امن کے ذمہ دار آپ۔ جو میرے ساتھ ہیں ان کے حفظ امن کا میں ذمہ دار ہوں۔ ایک بار آجایئے آمنا سامنا ہوجائے حق و باطل کی تمیز ہوجائے گی۔ مرزا قادیانی کو نہ آنا تھا نہ آیا۔ اس شاہی مسجد میں جہاں آپ تشریف رکھتے ہیں آج سے ایک سو اٹھارہ سال قبل ہزاروں خلق خدا بھی اسی طرح جمع ہوئی، جس طرح آپ جمع ہیں۔ پنجاب و خیبر پختون خوا کے سات سو سے زائد جید علمائے کرام جمع ہوئے، اس میں دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث سب ہی موجود تھے۔ تین دن تک اجتماع، دن رات، صبح شام عمل و فضل کی بارش رہی۔ لیکن قادیانیت کے کذب و ڈھیٹ پن کا اندازہ فرمایئے کہ پیر صاحبؒ اپنے رفقاء کے ساتھ شاہی مسجد لاہور میں جمع ہیں۔ مرزا ملعون قادیان کی ڈھاب کی راب چاٹ رہا ہے لاہور آنے کا حوصلہ نہیں کر رہا۔ مرزا ملعون، قادیان میں اس طرح دبک کر بیٹھ گیا جس طرح ابلیس نے مرزا قادیانی کے دل میں اپنا گھر بنالیا تھا۔ مرزا قادیانی کی ذلت آمیز شکست کے باوجود، قادیانیوں نے لاہور کے در و دیوار پر اشتہار لگادیئے کہ پیر صاحب شکست کھاگئے۔ اس کذب بیانی پر ابلیس بھی جھوم اٹھا اور اسلامیانِ لاہور سر پیٹ کر رہ گئے کہ: چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد!

حضرات گرامی قدر!...... یہ وہی لاہور ہے جہاں امام العصر حضرت مولانا علامہ سیّد محمد انور شاہ کشمیریؒ کی قیادت میں پانچ سو علمائے کرام نے امیر شریعت حضرت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کی تحریک پر فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لیے کوہ ہمالیہ بنادیا تھا۔

یہ وہی لاہور ہے جس میں واقع اچھرہ کے ایک خاندان نے قادیان میں مجلس احرار کے شعبۂ تبلیغ کی نگرانی کی۔

یہ وہی لاہور ہے جہاں چوہدری افضل حقؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، شیخ حسام الدینؒ، مولانا ابوالحسنات قادریؒ، مولانا ظفر علی خانؒ، آغا شورش کاشمیریؒ، سیّد مظفر علی شمسیؒ، مولانا داؤد غزنویؒ، مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ، مولانا عبدالقادر روپڑیؒ، مولانا مظہر علی اظہر، مولانا اختر علی خان جیسے جید حضرات نے اپنے اپنے دور میں قادیانیوں کے خلاف علم ختم نبوت کو سرنگوں نہ ہونے دیا۔

یہ وہی لاہور ہے جس کے موچی دروازہ کے باہر برکت علی ہال میں ۱۹۵۳ء میں ملک کی دینی قیادت نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کی بنیاد فراہم کی۔

یہ وہی لاہور ہے جس نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں اپنے جگر گوشوں کی قربانی دے کر سنت صدیق اکبرؓ کو زندہ کیا۔ آج بھی لاہور کے در و دیوار، کوچہ و بازار، سڑکیں اور شاہراہیں ان شہدائے ختم نبوت کی داستانوں اور قربانیوں پر نازاں ہیں۔

یہ وہی لاہور ہے کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی امارت لاہور کے مرد جلیل مولانا ابوالحسنات قادریؒ اور نظامت، لاہور کے درویش سیّد مظفر علی شمسی کے حصہ میں آئی۔

یہ وہی لاہور ہے جس میں ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کا پہلا جلوس شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کی قیادت میں نکلا جس میں ایک لاکھ آدمی جمع تھے۔ چیرنگ کراس پر جلوس کو روکا گیا تو مولانا احمد علی لاہوریؒ نے اذان کہی۔ جماعت کروائی تو ایک لاکھ آدمی جماعت میں شریک ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ سب باوضو تھے۔ اس سے یہ حقیقت بھی آشکارا ہوتی ہے کہ ختم نبوت کا کام ہم عبادت سمجھ کر کرتے ہیں۔ پورے جلوس میں ایک آدمی کے پاس اسلحہ تو درکنار چاقو بھی نہ تھا۔ اس سے سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ کتنی مقدس پرامن تحریک تھی۔ جسے پھر جنرل اعظم خان اور قادیانی اوباشوں نے تشدد کے راستہ پر ڈالا۔

حضرات گرامی قدر!...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آج بھی عقیدۂ ختم نبوت کی پاسبانی کے لیے پُرامن اور عدم تشدد کی پالیسی پر عمل پیرا ہے اور کبھی نہ بھولیے کہ ہمیں منبر و محراب سے لے کر نیشنل اسمبلی تک، مقامی عدالتوں سے سپریم کورٹ تک تمام کامیابیاں پُرامن جدوجہد سے ملی ہیں، آئندہ بھی جب تک جدوجہد پُرامن رہے گی کامرانی آپ کے قدم چومے گی، جس دن دشمن کی چالوں سے تشدد کی راہ پر چل پڑے، اکابر کے طریقۂ کار کو ترک کر دیا، تحریک ختم نبوت کی جدوجہد میں وہ گھڑی افسوس ناک ہوگی، اس اجتماع کے ذریعہ یہ پیغام لے کر جائیں کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جو شخص تشدد کو اپنائے وہ اس تحریک کی روح سے ناواقف ہے یا دشمن کی چال کا شکار ہو گیا ہے، آپ پُرامن ذرائع سے قانون کے دائرہ میں رہ کر قادیانیت کے احتساب کا شکنجہ کستے جائیں گے تو دیکھیں گے کہ قادیانیت کا بت اس دھڑام سے گرے گا کہ غبار چھٹنے کے بعد قادیانیت نام کی کوئی بھی چیز آپ کو دیکھنے سے بھی نہ ملے گی۔ ان شاء اللہ ثم انشاء اللہ! وہ وقت قریب ہے اور یہ اجتماع اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے ایک نئی جدوجہد کی بنیاد فراہم کرے گا۔ **وما ذالک علی**

اللّٰہ بعزیز!

حضراتِ گرامی قدر!...... یہ وہی لاہور ہے جہاں پر۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں مسجد شیرانوالہ باغ میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا پہلا اجلاس منعقد ہوا تھا۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ محدث العصر حضرت مولانا علامہ سیّد محمد یوسف بنوریؒ کو کنوینر مقرر کیا گیا اور پھر فیصل آباد میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل کا آپ کو امیر بنایا گیا۔ اسی لاہور کے مولانا محمود احمد رضوی قادریؒ اس کے سیکریٹری جنرل تھے۔ تب مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، مولانا عبدالحقؒ، مولانا عبدالحکیمؒ، پروفیسر عبدالغفور احمدؒ، مولانا ظفر احمد انصاریؒ اور ان کے رفقاء قومی اسمبلی میں اور ملک بھر میں مولانا عبیداللہ انورؒ، حضرت سیّد نفیس الحسینیؒ، مولانا حافظ محمد عبداللہ درخواستیؒ، مولانا قاری محمد اجمل خانؒ، مولانا سیّد حامد میاںؒ، مولانا عبدالقادر آزادؒ، مولانا عبدالستار نیازیؒ، نواب زادہ نصراللہ خانؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، سردار میر عالم خان لغاریؒ، خواجہ قمرالدین سیالویؒ، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسنؒ، مولانا صاحبزادہ فیض الحسنؒ، مولانا مفتی زین العابدینؒ، مولانا عبد الکریم بیر شریفؒ، مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ، مولانا عبد الواحدؒ، مولانا سراج احمد دین پوریؒ، مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ، مولانا فیض القادریؒ، مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمیؒ، مولانا مفتی مختار احمد نعیمیؒ، مولانا محمد عبیداللہ اشرفیؒ، مولانا عبدالرحمٰن اشرفیؒ، جناب بارک اللہ خانؒ، جناب خاقان بابرؒ، مولانا عبیداللہ احرارؒ، مولانا سیّد عطاء المنعم بخاریؒ، مولانا عبدالشکور دین پوریؒ، مولانا نورالحسن بخاریؒ، مولانا سیّد محمد شاہ امروٹیؒ، مولانا حماد اللہ ہالیجویؒ، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ، چوہدری ظہور الٰہیؒ، شورش کاشمیریؒ ایسے دیگر رہنماؤں نے پاکستان کے در و دیوار کو عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی صدائے بازگشت سے گرما دیا تھا۔

حضراتِ گرامی قدر!...... یہ وہی لاہور اور اس کی شاہی مسجد ہے جہاں یکم ستمبر ۱۹۷۴ء میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس محدث العصر حضرت مولانا علامہ سیّد محمد یوسف بنوریؒ کی زیرِ صدارت منعقد ہوئی تھی۔

یہ وہی لاہور ہے جہاں سے مولانا خواجہ خان محمدؒ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سربراہی اور مولانا مفتی مختار احمد نعیمیؒ کی نظامت میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے تحت ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت کو پروان چڑھایا گیا۔

یہ وہی لاہور ہے جہاں سے وفاقی شرعی عدالت نے قادیانیت کے کفر کا تاریخ ساز فیصلہ دیا۔

یہ وہی لاہور ہے جس کے ہائی کورٹ نے قادیانی صد سالہ جشن کے خلاف فیصلہ دیا۔

یہ وہی لاہور ہے جہاں ۹ راپریل ۲۰۰۹ء کومجلس تحفظ ختم نبوت کی اسی مسجد میں فقید المثال کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔

حضراتِ گرامی!...... ختم نبوت کے تحفظ کے حوالہ سے لاہور کے جستہ جستہ حالات بیان کرنے میں آپ کا خاصا وقت لے لیا، لیکن حقیقت ہے کہ پوری طرح واقعات کا اشاریہ بھی بیان نہیں ہوسکا۔

حضراتِ گرامی قدر! سامعین کرام!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ، مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ، فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ، محدث العصر مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ، خواجہ خواجگان مولانا خان محمدؒ، شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ اپنے اپنے عہد میں کرتے رہے۔ تب مولانا محمد عبداللہ رائے پوریؒ، مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ، مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، حضرت سیّد نفیس الحسینیؒ نائب امیر رہے، اب مولانا پیر حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی، مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد نائب امیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر فضل ہے کہ آج بھی مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہٗ ایسے بزرگ کے ہاتھ میں اس کی نظامت ہے۔ اور میرے ایسے فقیر کے ہاتھ میں اس کی قیادت ہے۔ آج بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اتحاد بین المسلمین کا اسٹیج ہے۔ پُرامن جدوجہد کو ہم آگے بڑھانے کی مخلصانہ جدوجہد کررہے ہیں۔

حضراتِ گرامی!...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبۂ نشرواشاعت نے امام العصر حضرت مولانا علامہ سیّد محمد انورشاہ کشمیریؒ سے لے کراس وقت تک کے اکابر کی نایاب کتب ورسائل کو ''احتسابِ قادیانیت'' کے نام پر جدید حوالہ جات کے ساتھ ساٹھ جلدوں میں جمع کردیا ہے، جس میں تین سو تریسٹھ مصنفین کی سات سو چھہتر کتب ورسائل جمع ہوگئے ہیں، اب ''محاسبہ قادیانیت'' کے نام سے یہ سلسلہ شروع کیا ہے، جس میں ایک سو پانچ مصنفین کے ایک سو چوبیس رسائل جمع ہوگئے ہیں، گویا ''احتسابِ قادیانیت'' کی ساٹھ اور ''محاسبہ قادیانیت'' کی آٹھ جلدوں میں ۴۶۸ مصنفین کے ۹۰۰ کتب ورسائل جمع ہوگئے ہیں۔ ''احتسابِ قادیانیت'' تو اب نایاب ہے، البتہ ''محاسبہ قادیانیت'' کا سلسلہ جاری رہے گا، فتاویٰ ختم نبوت تین جلدیں، تحفۂ قادیانیت چھ جلدیں، قادیانی شبہات کے جوابات کی تین جلدیں، قومی اسمبلی کی کارروائی پانچ جلدوں میں یکجا شائع کی ہیں۔ ان کے علاوہ خطبات شاہین ختم نبوت، چمنستان ختم نبوت کے گل ہائے رنگارنگ ۴ جلدیں، خطباتِ مشاہیر، ائمہ تلبیس، رئیس قادیان، قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے، قادیانی مذہب، فتنۂ

قادیانیت کا تعاقب اور دیگر بیسیوں کتب بھی شائع کیں۔ میں توقع رکھوں گا کہ دینی جامعات، اسکول وکالجز کی لائبریریوں میں مجلس کی مطبوعات کے سیٹ رکھوانے کے لیے آپ توجہ وتعاون فرمائیں گے۔ تاکہ ملک بھر کی اہم لائبریریوں میں جہاں کوئی جائے اسے رَدِّ قادیانیت پر بھرپور مواد مل سکے۔

حضراتِ گرامی!......مجلس کے دو ترجمان ہیں: ہفتہ وار''ختم نبوت'' جو کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ ماہ نامہ ''لولاک'' جو دفتر مرکزیہ ملتان سے شائع ہوتا ہے، اس کے آپ ممبر بنیں، دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان اور دفتر عالمی مجلس تحفظ نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی کے پتہ پر رابطہ کریں اور اس پہلو سے بھی عقیدۂ ختم نبوت کی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔

حضراتِ محترم!......قادیانیت دین اسلام سے بغاوت کا دوسرا نام ہے۔ قادیانیت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں کا وہ ملعون گروہ ہے کہ ان کا وجود ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت پر مبنی ہے۔ قادیانیوں سے بچنا، ان سے امت کے ہر فرد کو بچانا ہمارا فرضِ منصبی ہے۔ اس کے لیے اس اجتماع کے ذریعہ چند کاموں کی طرف آپ دوستوں کو متوجہ کرتا ہوں۔

۱......یہ کہ ہر عالم دین مہینہ میں ایک جمعہ عقیدۂ ختم نبوت کے بیان کے لیے وقف کرے۔ مثلاً: ایک شہر کی سو مساجد میں جمعہ پر رَدِّ قادیانیت پر بیان ہو۔ فی مسجد ایک ہزار آدمی تصور کریں تو یوں ایک شہر میں صرف جمعہ کے بیان سے ایک لاکھ آدمی تک ہم ختم نبوت کا پیغام پہنچا پائیں گے۔ گویا ہر ماہ کو جمعہ پر ختم نبوت کے بیان کی اگر پورے ملک میں اسکیم چل نکلے تو ہر ماہ ایک بار پورے ملک میں آپ نے کروڑوں افراد تک ختم نبوت کا پیغام پہنچا دیا۔ علمائے کرام کی معمولی توجہ سے پورا ملک ختم نبوت کی جلسہ گاہ بن جائے گا۔ امید ہے کہ آپ اس پر نہ صرف توجہ کریں گے۔ بلکہ جو حضرات موجود نہیں ان تک نہ صرف آواز پہنچائیں گے بلکہ ان کو آمادہ بھی کریں گے۔

۲......آپ تمام حضرات پُرامن جدوجہد اور سعی مقبول سے قادیانیت سے اجتناب کریں۔ لوگوں کی ذہن سازی کریں۔ میں ایک ملعون شخص سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن سے ہاتھ نہیں ملاتا۔ اس کی دکان سے سودا نہیں لیتا۔ دنیا کا کون سا قانون ہے جو مجھے مجبور کرے کہ تم ایسا نہ کرو۔ یہ میرا حق خود ارادیت ہے کہ اگر میں اپنے ماں باپ کے دشمن سے تعلق نہیں رکھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے بھی تعلق نہ رکھوں۔ قادیانی خود کو مسلمان کہلا کر، مسلمانوں کو، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں کو، پوری امت مسلمہ کو کافر قرار دیتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو نبی اور محمد رسول اللہ، مرزا قادیانی کے دیکھنے والوں کو

صحابی، مرزا قادیانی کی بیوی کو ام المومنین، مرزا قادیانی کے خاندان کو اہل بیت کہتے ہیں۔ جنت البقیع کے مقابلہ میں بہشتی مقبرہ کا ڈھونگ رچایا ہے۔ وہ اپنے کفر پر اسلام کی اصطلاحات کا چولہ پہنا رہے ہیں۔ وہ ہمارے تشخص کو برباد کررہے ہیں۔ آئین پاکستان کہتا ہے کہ قادیانی کافر ہیں۔ وہ خود کو مسلمان کہہ کر آئین پاکستان سے اعلانیہ بغاوت کے مرتکب ہورہے ہیں۔ مسلمانوں کو کافر کہہ کر پوری مسلم امہ کے وجود کو ملیامیٹ کرنے کے درپے ہیں۔ ان سے بچنا اور تمام مسلمانوں کو بچانا ہمارے لیے فرض کا درجہ رکھتا ہے۔ اگر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے تحفظ کے لیے ہم کام نہیں کرتے، اپنے فرضِ منصبی کو نہیں نبھاتے تو خدشہ ہے کہ کہیں ہمارے دل زنگ آلود تو نہیں ہوگئے۔ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن، قادیانیوں سے تعلقات رکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں ان ملعون قادیانیوں کے ساتھ تو شریک نہیں؟

۳...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک پر پچاس سے زیادہ اہم شہروں میں ختم نبوت چوک قائم ہوگئے ہیں، چوکوں کا نام ختم نبوت چوک رکھنا یہ مستقل تبلیغ ہے۔ اس کے لیے اس انتخابی مرحلہ پر کینڈیڈیٹ حضرات سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ اپنے حلقہ کے اہم شہروں میں ختم نبوت کے چوک قائم کرائیں۔ یہ موقع ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے۔

۴...... سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر جو ۴ شعبان سے ۲۵ شعبان تک منعقد ہوگا اس میں بھرپور شرکت کی جائے۔

برادرانِ گرامی! ......نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ، جہاد، سب فرائض کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال سے ہے۔ ختم نبوت کا تعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی پاسبانی و دربانی افضل الفرائض میں شامل ہے۔ باقی فرائض پر عمل ہے حضور علیہ السلام کی عزت وناموس کے تحفظ کی فکر نہیں تو نہ صرف حبط اعمال کا اندیشہ ہے بلکہ قیامت کے دن شفاعت سے محرومی کا باعث ہے۔ کیا خوب کہا:

نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

آپ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے تحفظ کے لیے سراپا نمونہ بن جائیں اور کچھ

نہیں تو کم از کم درجہ یہ ہے کہ قادیانیوں سے اجتناب کریں۔ اگر یہ بھی نہیں کرتے تو فکر کریں کہ ہم میں ایمان بھی ہے یا نہیں؟! قانون اور ملک کے باغی قادیانی گروہ کو راہِ راست پر لانے کے لیے ان سے اجتناب کا حربہ استعمال کریں، تاکہ ان کو احساس ہو کہ وہ مرزا قادیانی ملعون کو مان کر مسلم امت کا حصہ شمار نہیں ہو سکتے۔ جب ان میں یہ احساس پیدا ہو گا وہ مرزا قادیانی ملعون کی غلامی کا طوق اپنی گردن سے اتارنے پر مجبور ہوں گے۔ امید ہے کہ اس پُر امن جدوجہد کو بھرپور کامیاب کیا جائے گا۔

حضرات گرامی!......اس تاریخ ساز کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے لاہور کے تمام علمائے کرام، مشائخ عظام، مدارسِ عربیہ کے منتظمین نے ہماری سرپرستی کی۔ لاہور کے گرد ونواح کے اضلاع اور شہروں میں جس طرح پوری دینی قیادت نے اس کام کو اپنا کام سمجھ کر ہمیں ممنون احسان کیا۔ قافلوں کی ترتیب وتیاری، اپنے اپنے طور پر جگہ جگہ اجتماعات، اعلانات، اشتہارات، بینرز کا اہتمام کیا۔ اس پر تمام حضرات، غرض جس نے ایک لمحہ کے لیے بھی اس عظیم الشان کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے صرف کیا وہ ہم سب کی طرف سے ہزاروں ہزار مبارک باد کے مستحق ہیں۔ رابطہ کمیٹی مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، قاری جمیل الرحمٰن اختر، جناب میاں رضوان نفیس، مولانا قاری علیم الدین شاکر، مولانا محمد اشرف گجر، مولانا مفتی عزیز الرحمٰن، مولانا خالد محمود، مولانا عبد الرؤف فاروقی، مولانا عبد الشکور حقانی اور حضرت مولانا سیّد عبد الخبیر آزاد نے جس طرح طول وعرض کے طویل اور طوفانی دورے کیے اور اپنا فرض پورا کیا اس پر وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ آپ حضرات دور دراز سے طویل مسافت طے کر کے آئے اس پر اللہ تعالیٰ آپ کو بہت ہی جزائے خیر نصیب فرمائے۔ پنجاب حکومت نے منظوری، سیکیورٹی، محکمہ اوقاف نے مسجد کے استعمال کی اجازت دی اس پر وہ بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ تمام مکاتبِ فکر کے علماء، خطباء، جماعتوں کے سربراہ ونمائندگان نے شرکت سے ممنون احسان فرمایا۔ اس پر ان کا بھی بہت ہی شکریہ!

توقع ہے کہ یہ بھرپور محبت وشفقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو آپ کی طرف سے ہمیشہ حاصل رہے گی۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

آمین بحرمة النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم!

تاج وتخت ختم نبوت زندہ باد